اُردو کی دلکشی اور ترنم کے بارے میں

اردو زبان میں سہل نگاری اور سادہ گوئی کا حسن اکثر زبانوں سے زیادہ نمایاں ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ زبان کا ترنمی دامن اور اسکی لَے دار ساخت ہے۔ اسی لئے یہ زبان صدیوں سے خود میں لینگوا فرانکا (Lingua Franca، قوموں میں رابطے کی بولی) کے خزانے رکھتے ہوئے مختلف معاشروں، ثقافتوں اور زبانوں کے ساتھ بآسانی ایک جان ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور پھر اس زبان میں دُنیا بھر کی بولیوں اور لفظوں کو خود میں سمیٹنے کی زبردست خوبی موجود ہے۔ یعنی کسی بھی زبان کا لفظ جو اردو کے وزن اور لَے میں بخوبی سمٹ آئے، وہ اردو ہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس بات کو اردو کے مستند و جیّد عالم انشا اللہ خاں انشؔا نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔

"ہر لفظ جو اردو میں مشہور ہو گیا، عربی ہو یا فارسی، ترکی ہو یا سُریانی، پنجابی ہو یا پُوربی، ازروئے اصل، غلط ہو یا صحیح، وہ لفظ اردو کا لفظ ہے۔ اگر اصل کے موافق مستعمل ہے، تو بھی صحیح ہے اور اگر خلاف اصل مستعمل ہے تو بھی صحیح ہے۔ اس کی صحت و غلطی اردو کے استعمال پر موقوف ہے۔ کیونکہ جو کچھ خلافِ اردو ہے، غلط ہے، گو اصل میں وہ صحیح ہو اور جو کچھ موافقِ اردو ہے، صحیح ہے۔ گو اصل میں صحت نہ رکھتا ہو۔" (دریائے لطافت۔ ترجمہ، بابائے اردو مولوی عبدالحق)۔

انشا اللہ خاں کے مندرجہ بالا قول و بیان سے اردو کا وجود ترنم اور ریدھم کے لب و لہجے کا پرتو ثابت ہوتا ہے۔

یعنی اس کی گرامر میں الفاظ کی صحت اسکے ریدھم اور ترنم پر مبنی ہوتی ہے، نہ کہ الفاظ کی ساخت پر۔ مثلاً وکیل کی جمع اگرچہ 'وکلا' قرار دی گئی ہے لیکن عموماً ترنمی نزاکتوں کی خاطر 'وکیلوں' ادا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح 'اساتذہ' کی جگہ 'استادوں'، برکات کی جگہ 'برکتوں' غربا کی بجائے 'غریبوں' اور امرا کی جگہ 'امیروں' لگا دیا جاتا ہے۔ اسی میوزیکل قاعدے کے تحت مختلف زبانوں کے الفاظ کو بھی ترنم کے ساؤنڈ کے ساتھ اردو میں پرونے کا دستور ہے، خواہ ایسے الفاظ اصل کے مطابق غلط ہی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً اسکول کی جمع بلاشبہ 'اسکولز' ہونی چاہیے، مگر ریدھمک اسٹینڈرڈ سے اسے 'اسکولوں' ہی کہا جائے گا اور بلبز (Bulbs) کی بجائے 'بلبوں' ہی استعمال ہو گا۔ اس طرح لائٹوں، اسٹوڈنٹوں، ٹیچروں، نمبروں، اسٹوریاں (اسٹوریوں، جملے کے ریدھم پر منحصر ہے)، لیمپوں وغیرہ جیسے بے شمار الفاظ اردو کی دلکشی اور لطافت کو تھامے ہوئے ہیں۔ ترنم کی نزاکتوں کو تھامنے کا اردو میں ایک اور بڑا دلچسپ طریقہ اپنایا جاتا ہے جس کے مطابق ایک ہی معنی کے دو یا اس سے زیادہ الفاظ کو اکٹھا ملا کر ادا کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً پیار و محبت، نفرت و حقارت، مار پیٹ، امن و چین، بھوک افلاس، شور و غُل وغیرہ۔ لیکن بعض اوقات کسی لفظ کے ساتھ اس کے ہم معنی الفاظ جوڑنے کی بجائے اسکے صوتی تاثرات سے وابستہ لفظ لگا کر بات میں ریدھم کا کمال پیدا کیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ کی مثال آپ کو 'گھپ اندھیرا'، 'ٹمٹماتے تارے'، 'ہائے اللہ'، 'اُف اللہ'، 'زناٹے دار تھپڑ' وغیرہ سے بآسانی مل سکتی ہے۔ بہرحال اردو زبان کی خوبصورتی اور کشش کے اصولوں پر جس قدر آپ غور کریں گے، اسی قدر اس میں آپ کو ترنم، ریدھم اور میوزیکل تسلسل کے اصول نظر آئیں گے۔ خود اسکی گرامر میں "کلمہ اور مہمل" کا سبق مذکورہ حسنِ زبان کو تھامے ہوئے ہے۔

اسی طرح ہم قافیہ اور ہم وزن الفاظ خود میں ترنم اور موسیقی کی مٹھاس رکھنے کے سبب کانوں میں ایک وجدانی رس گھولتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مغل دور میں درباری شعرا قصے کہانیاں اور پہیلیاں و مکرنیاں وغیرہ شاعری کی پُر ترنم زبان میں بیان کیا کرتے تھے۔ اور بادشاہوں کے امیروں، ندیموں، مصاحبوں وغیرہ کی زبانوں میں جس قدر ترنم، ریدھم، لَے لطافت، اور ہم وزن الفاظ، آواز اور لب و لہجے ہوتے تھے اسی قدر انہیں بادشاہوں سے سرفرازی اور اقبال مندی حاصل ہوتی تھی۔ اردو کی اس قدر لطافت، حساسیت اور جاذبیت کے باعث ہم نے زیرِ نظر کتاب کی زبان اور آراستگی میں مذکورہ ضروریات کا خیال رکھا ہے کہ ہمارے ریڈروں کے لطیف ذہن اور حساس نگاہیں صرف آرٹسٹک اندازِ بیان ہی کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے مولوی محمد فطرؔت لکھنوی کے

تقریباً دو سو سالہ اس کام کو جب اُلٹ پلٹ کر دیکھا تو اس میں ہمیں لامحالہ بیشتر ایسے الفاظ نظر آئے جن کا اطلاق آج کے دور میں مفقود ہو چکا ہے، یا برائے نام رہ گیا ہے۔ ہم نے ایسے بے شمار الفاظ مثلاً تئیں، کڑاڑا، کھلیان، نیم مثقال، تا کستان، خاطر جمع رکھنا، عیب جوئی وغیرہ کے ہم معنی اور ہم پلہ الفاظ درج کر دیئے ہیں۔ اسی طرح بے ربط جملوں میں جہاں الفاظ کے مجموعے، بات کے معنی تو بلاشبہ واضح کرتے ہیں لیکن ان میں ترنم اور ریدھم ناپید ہونے کے باعث، آنکھوں اور ذہن میں چبھن اور تھکن برپا کرتے ہیں۔ ایسی جگھوں پر ہم ۲، پہلی سطر)، "شر انگیز" (باب ۲، ۱۸ ویں سطر)، " معجزے ڈھونڈتے پھرتے ہیں" (باب ۱۲، ۳۸ویں سطر) وغیرہ الفاظ میں بخوبی ملتی ہیں۔

امید ہے کہ زیرِ نظر کتاب میں شامل مذکورہ حسن و ترنم آپ کے ذہن و قلب کو معطر کر پائے گا۔